بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کا فضل ہو برسے ہمیشہ اس کے بیتوں پر
وہ اس بن باپ کے بچوں کا حامی ہو تو کیونکر ہو

فضل

روزنامہ خطبہ نمبر ۹

ربوہ

رجسٹرڈ اخبار نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم بدھ

قیمت ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۸۸ ہجری قمری | ۱۲ امان ۱۳۴۸ ہش | ۱۲ مارچ ۱۹۶۹ء | نمبر ۵۸

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا فضل عمر فاؤنڈیشن کا مکتوب احباب جماعت کے نام

فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک کی میعادوں میں سے اب صرف چار ماہ باقی ہیں

احباب کو چاہیئے کہ وہ اس تحریک میں شمولیت کے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں یہ موقع پھر میسر نہیں آئیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیگ، ۲۴ فروری ۱۹۶۹ء

ایھا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ھا انتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ (سورہ محمد ۳۹)

مومنوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ان گنت احسانوں میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ وہ محض اپنے فضل و رحم سے انہیں قدم قدم پر قربانی کی دعوت دیتا ہے۔ قربانی کے مواقع بہم پہنچاتا ہے اور قربانی کی توفیق عطا فرماتا ہے جس کے نتیجہ میں ایک سلسلہ جہاد فی سبیل اللہ کا بہم جاری رہتا ہے جو دل و دماغ کو متواتر جلا بخشتا ہے اور افکار و اعمال کو پاکیزگی عطا کرتا ہے جب تک یہ سلسلہ تیزی سے جاری رہتا ہے۔ قوم اجتماعی اور انفرادی دونوں حیثیتوں سے ہر قسم کی ترقیوں کی شاہراہ پر بسرعت گامزن رہتی ہے اور ہر نوع کی حقیقی خوشحالی سے متمتع رہتی ہے فالحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ

جماعت احمدیہ نہایت خوش نصیب ہے کہ اس نفسا نفسی کے دور میں اسے متواتر انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت پہنچتی رہتی ہے اور پھر بفضل اللہ ہر دعوت پر لبیک کہنے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ ان دعوتوں میں سے بعض ہنگامی نوعیت رکھتی ہیں اور بعض کو مستقل شکل دی جاتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک خاص فیوض و برکات کی حامل ہوتی ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک اپنے اندر کئی خصوصیات رکھتی ہے۔ جس جوش اور اخلاص کے ساتھ جماعت کے ہر طبقے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک کا خیر مقدم کیا۔ اور جس شان کا ثبوت اپنے وعدوں کو پورا کرنے سے مہیا کیا ان سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اس تحریک کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شرف قبولیت سے نوازے گا۔

اس تحریک کے آئندہ کے وعدوں کے ایفا کی میعادیں سے اب صرف چار ماہ باقی ہیں۔ جن احباب کے ذمہ اپنے وعدوں میں سے کسی حصے کی ادائیگی ابھی باقی ہے۔ ان کی خدمت میں مخلصانہ درخواست ہے کہ وہ سعادت قضائے عہد کی طرف متوجہ ہوں تا اس کے نتیجہ میں مزید قربانیوں کی توفیق سے نوازے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں کہ احباب سعادت اس دور کی تکمیل کریں تا کہ آئندہ دور کے اجراء میں جو حضور کے ذہن میں ہیں تاخیر نہ ہو۔

خاکسار ان احباب کی خدمت میں جو اب تک اس مبارک تحریک میں کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے خصوصاً ان احباب کی خدمت میں جو پچھلے تین سال میں برسر کار آئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ذمہ واریوں کے اٹھانے کے قابل ہوئے ہیں گزارش کرتا ہے کہ ان کی خوش بختی سے ابھی اس تحریک کی میعادوں میں سے چار ماہ باقی ہیں چاہیئے کہ وہ ہمت کریں اور اس مبارک تحریک میں شمولیت کے اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ یہ موقعہ پھر میسر نہیں آنے کا۔

باز نتواں یافت دیگر ایں چنیں ایام را

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین والسلام

خاکسار: ظفر اللہ خان

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۱۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ بخار تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً نارمل ہے لیکن کھانسی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

-- ربوہ ۱۲ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے تو افاقہ ہے۔ لیکن گردہ کی انفیکشن تا حال پوری طرح دور نہیں ہوئی ہے۔ نیز کھانسی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

-- ربوہ ۱۲ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت تو پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن کمزوری ہے۔ کبھی کبھی ضعف کا دورہ ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

-- ربوہ ۱۲ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-- لاہور۔ عزیز جعفر احمد خان سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان کی طبیعت پہلے جیسی ہے۔ قوت گویائی تا حال بحال نہیں ہوئی۔ احباب درد و کرب سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے آمین

یوم مسیح موعودؑ

امسال یوم مسیح موعودؑ ۲۲ مارچ کو ہفتہ کے دن آ رہا ہے۔ چونکہ ۲۳ مارچ رخصت کا دن ہے۔ اور اتوار کو جلسے کرنے میں سہولت ہوگی۔ اس لئے نظارت اصلاح وارشاد تمام جماعتوں کے لئے اعلان کرتی ہے کہ وہ ۲۳ مارچ بروز اتوار یوم مسیح موعودؑ کے جلسے منعقد کریں۔ تمام امراء جماعت اور صدر صاحبان شایان شان جلسوں کا پروگرام بنائیں اور جلسوں کی رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مسعود احمد پشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جو لوگ حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بناتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر حال میں ان کی حفاظت و نصرت فرماتا ہے

ایسے لوگ انتہائی مظالم برداشت کرنے کے باوجود قرآن مجید کے احکام پر کاربند رہتے ہیں

اور

ظلم کا مقابلہ ظلم سے نہیں بلکہ ہمدردی اور خیر خواہی سے کرتے ہیں

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام عطا کرے تاکہ ہم سچے طور پر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ ۚ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (اعراف، آیت ۱۹۷)

پھر فرمایا:۔

دنیا میں

مظلوم دو قسم کے ہوتے ہیں

ایک مظلوم تو وہ ہے کہ جب اس پر ظلم کیا جائے تو وہ خود ظلم کا بدلہ لینے کی تدبیر کرتا ہے۔ جب اسے دکھ دیا جائے تو وہ دکھ دینے والے کو دکھ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اسے گالی دی جائے تو وہ گالی کے مقابلہ میں گالی دیتا ہے۔ جب اس پر افترا کیا جائے، تہمت لگائی جائے، جھوٹ باندھا جائے تو وہ اپنے دشمن پر اتہام لگاتا، افترا کرتا اور جھوٹ باندھتا ہے۔ جب دنیا میں اس کے خلاف اور اسے ذلیل کرنے کے لئے سازشیں کی جائیں تو اس قسم کی سازشوں کے مقابلہ میں وہ اپنے مخالف کے خلاف سازش کرتا ہے۔ ہر موقعہ پر اپنے مخالف کے خلاف جو تدبیر کرتا ہے وہ اس پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔ یا وہ اپنے اثر و رسوخ پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔ یا وہ اپنے علم پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔ یا وہ اپنی فراست پر، اپنی ہمت پر، اپنے خاندان پر اور اپنے جتھے پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔ ہزار بت ہیں جن پر وہ بھروسہ کرتا ہے۔ ہزار بت ہیں جن کی وہ پرستش کرتا ہے اور

ظلم کے مقابلہ میں

ظالمانہ تدبیر کے نتیجہ میں ظلم کے تسلسل کو جاری کرتا اور اپنی طرف سے دوام بخشنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ظلم کو مٹانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اس کو لمبا کرنے اس کو قائم کرنے اور اس کو دائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بت پرست یا کم علم یا جاہل یا اپنے نفسوں پر قابو نہ پانے والے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کی جہنم میں پڑنے والے ہیں۔ خواہ بظاہر ایک ظالم اور دوسرا مظلوم ہی کیوں نظر نہ آئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے قاتل اور مقتول دونوں خدا کے غضب اور قہر کی جہنم میں پڑتے ہیں اس لئے کہ

بظاہر جو مظلوم نظر آتا ہے

وہ مظلوم اس لئے بنا کہ اس کی ظالمانہ تدبیریں اتفاقاً ناکام ہو گئیں۔ اور دوسرے ظالم جو اس کے مقابل پر تھا کی ظالمانہ تدبیریں اتفاقاً کامیاب ہو گئیں۔ بیشک دنیا کی نگاہ بظاہر مظلوم کو مظلوم سمجھتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ اسے ایسا ہی ظالم سمجھتی ہے جیسا کہ اس شخص کو ظالم سمجھتی ہے جس کی ظالمانہ تدبیر کامیاب ہو گئی۔ اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کو غضب کی نگاہ سے اور دوسرے کو پیار کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ ہر دو کو ان کی نیت اور کوشش کی وجہ سے

غضب کی نگاہ سے

دیکھتا ہے کیونکہ ہر دو ظلم کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ایک ان میں سے کامیاب ہوا اور دوسرا ناکام ہوا۔ بہر حال ہر دو کی نیت اور کوشش یہ تھی کہ وہ دوسرے پر ظلم کریں:

غرض ایک تو وہ مظلوم ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مظلوم ہونے کے باوجود ظالم ٹھہرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتا ہے اور اس کی رحمت، اس کی مدد اور نصرت سے محروم ہوتا ہے۔ لیکن کچھ اور مظلوم بھی ہمیں دنیا میں نظر آتے ہیں اور وہ مظلوم وہ ہیں کہ جب کوئی شخص انہیں گالی دیتا ہے تو وہ مقابلہ میں گالی نہیں دیتے۔ جب ان پر کوئی شخص افترا کرتا ہے تو وہ مقابلہ پر افترا نہیں کرتے۔ جب ان پر کوئی شخص تہمت باندھتا ہے تو وہ تہمت باندھنے والے پر تہمت نہیں باندھتے۔ جب انہیں

قتل کرنے کے منصوبے کئے جاتے ہیں تو وہ اپنے دفاع کی احتیاطی تدابیر تو کرتے ہیں لیکن اپنے دشمن کو قتل کرنے کی سازشیں نہیں کرتے۔ جب انکے پیاروں کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے تو ان کے سینے تو زخمی ہو جاتے ہیں۔ ان کے جگر تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل تو خون کے آنسو بہاتے ہیں لیکن وہ اس وقت اپنے دُکھ دینے والوں کے "پیاروں" پر اس قسم کے آوازے نہیں کستے۔ بلکہ وہ اپنے مخالف کے دینی یا روحانی پیاروں کے نام بھی عزّت اور احترام سے لیتے ہیں اس لئے کہ

یہ خدا کا وہ برگزیدہ گروہ ہے

جن کے دل اور جن کی رُوحیں یہ اقرار کرتی ہیں اور جن کی زبان پر یہ جاری ہوتا ہے اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ جو تمام خوبیوں کا مالک، تمام قدرتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے میرا مددگار ہے۔ میرا دوست اور میرا آقا ہے۔ جب میرا آقا باوجود میرے انتہائی طور پر عاجز ہونے کے مجھ سے دوستوں کا سا سلوک کرتا ہے۔ باوجود میری ہر قسم کی غفلتوں اور کوتاہیوں کے وہ مجھ سے محبت کا سلوک کرتا اور میری مدد پر ہر وقت تیار ہے اور اسی ذات پر میرا بھروسہ ہے تو مَیں کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جس کی وہ مجھے اجازت نہ دے کیونکہ مَیں اپنے فہم و فراست کو بُت نہیں بناتا۔ مَیں اپنے مال کو بُت نہیں بناتا۔ مَیں اپنی جرأت و شجاعت کو بُت نہیں بناتا۔ مَیں اپنے جتھہ کو یا اپنے اثر و رسوخ کو یا اپنے وقار کو بُت نہیں بناتا بلکہ تمام خوبیوں کا مالک مَیں اس خدائے واحد و یگانہ کو سمجھتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا۔ جس نے میری ربوبیت کے سامان کئے۔ جس نے مجھ سے یہ وعدہ کیا کہ اگر تم مجھ پر بھروسہ کرو گے۔ اگر تم صرف میری ہی پرستش کرو گے۔ اگر تم میرے بتائے ہوئے طریقوں کو اختیار کرو گے۔ اگر تم اس صراطِ مستقیم پر چلو گے جو مَیں نے اپنی کامل اور مکمل کتاب کے ذریعہ تمہارے سامنے رکھی ہے تو مَیں تمہارا مددگار رہوں گا۔ مَیں تمہارا حامی ہوں گا۔

پس جو شخص خود کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتا ہے، جو شخص اپنے رب کو پہچانتا ہے اور اس کی توحید کا عرفان رکھتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک ذاتی محبت اپنے دل میں اور اپنے صحن سینہ میں اپنے رب کے لئے موجزن پاتا ہے۔ وہ غلط راہوں کو اختیار کر کے ظلم میں تسلسل نہیں پیدا کیا کرتا بلکہ یہ وہ گروہ ہے، یہ وہ جماعت ہے جو ظلم کو ختم کر دیتی ہے۔ یہ اسے آگے نہیں چلنے دیتے۔ چاروں طرف سے ان پر السنۂ حداد کے تیر برستے ہیں لیکن وہ چاروں طرف محبت کے کلمے واپس کرتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پر آوازے کسے جاتے ہیں اور ان کے سینہ کو چھلنی کیا جاتا ہے۔ ان کو دُکھ دیا جاتا ہے ان کے بزرگوں کو گالیاں دی جاتی ہیں لیکن وہ اس کے مقابلہ میں خدا کے حضور جُھکتے اور دعاؤں کے تیر ان کی طرف واپس کرتے ہیں۔ ان

دعاؤں میں سے بڑی دعا یہ ہوتی ہے

کہ اے ہمارے رب یہ لوگ ناسمجھ ہیں تُو ان کو سمجھ عطا کر کہ وہ تیرے بندوں پر ناجائز طور پر ظلم نہ کریں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ

اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ

ایک مومن کا مقام یہ ہے کہ وہ مظلوم ہونے کی حیثیت میں جب اس پر انتہائی ظلم کیا جا رہا ہو ظلم کے مقابلہ میں ان راہوں کو پسند نہیں کرتا جو اس کے خدا کو محبوب نہیں۔ وہ ان طریقوں پر چلتا ہے جن طریقوں پر چل کر وہ اپنے رب کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ میرا بھروسہ اس آقا پر ہے جس میں تمام صفاتِ حسنہ جمع ہیں اور جس میں کوئی بُرائی اور کوئی نقص اور کوئی خامی اور کوئی کمزوری نہیں اور اس نے میری ہدایت کے لئے، مجھے اپنی پناہ میں لینے کے لئے اور مجھے دُنیا کے ظلموں سے محفوظ کر لینے کے لئے (نَزَّلَ الْکِتٰبَ) "اَلْکِتَاب" کو نازل کیا ہے اور اس کتاب میں وہ سب سامان جمع کر دئے ہیں کہ جو ایک انسان کو خوشحال زندگی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں، ایسی خوشیاں جمع کر دی ہیں جو دنیوی غموں کو بُھلا دیتی ہیں اور ایسی مسرّتیں رکھ دی ہیں جو دُنیا داروں کے تیروں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے زخموں میں درد نہیں پیدا ہونے دیتیں۔

یہ وہ گروہ ہے

جو "اَلْکِتَاب" پر عمل کر کے اپنے آقا کی دوستی اور اس کی مدد اور نصرت کو حاصل کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ

وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حفاظت اور ترقی اور ربوبیت کی ذمّہ داری لیا کرتا ہے جن کی نیّتوں میں کوئی فتور نہ ہو اور جن کے اعمال میں کوئی فساد نہ ہو۔ جو صالح ہوں اور ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فسادوں سے بچنے والے ہوں اللہ تعالےٰ ان کا متولّی ہو جاتا ہے۔ ان کی ذمّہ داری لے لیتا ہے۔ وہ دُنیا کو کہتا ہے کہ تم ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کر لینے کے باوجود کامیاب نہیں ہو گے اس لئے کہ میرے یہ بندے میری پناہ میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کی۔ انہوں نے اپنے نفوس کی اصلاح کی۔ انہوں نے ہر قسم کے فساد سے خود کو بچایا یہ میری نگاہ میں صالح بن گئے اور مَیں ان کا ذمّہ دار ہوں۔ مَیں ان کی حفاظت کروں گا۔ جب ان کو مدد کی ضرورت ہو گی مَیں ان کی مدد کے لئے آؤں گا۔ جب ان کو ڈھال کی ضرورت ہو گی مَیں ان کی ڈھال بنوں گا۔ جب ان پر دشمن کا وار ہو گا میری قدرت اس وار کو روکے گی اور ان کو تباہ اور ناکام نہیں ہونے دیگی۔ ہاں صالح کی آزمائش کے لئے یا اس اظہار کے لئے کہ یہ قوم واقعہ میں صالحین کی قوم ہے مَیں انہیں آزماؤنگا ضرور۔ انفرادی طور پر مَیں ان سے قربانیاں بھی لوں گا۔ ان کے اموال بھی لُوٹے جائیں گے۔ ان کے گھر بھی تباہ کئے جائیں گے۔ ان کی جانیں بھی لی جائیں گی۔ اور میری طرف منسوب ہونے والے اور میری گود میں بیٹھ کر اس کی لذّت کا احساس رکھنے والے یہ افراد بڑی بشاشت سے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے تا ان کی قربانیاں اس حقیقت اور صداقت پر مُہر بن جائیں کہ ان کے دوسرے بھائی بھی جو اس قسم کا دعویٰ کرتے ہیں اپنے دعویٰ میں سچے ہیں ورنہ زبان کے دعوے تو لایعنی ہوا کرتے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے قربانی لیتا ہے تا وہ جماعت کے دعوے پر مہرِ تصدیق ثبت کرے اور تا وہ یہ بتائے کہ یہ وہ جماعت ہے جس کا ہر فرد اس کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

اللہ تعالےٰ کی ولایت

پرستہ آنِ کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری عقل کو بھی تسلّی دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تو یہ کہتا ہے کہ مَیں تمہارا ولی ہوں مگر شیطان بہرحال اپنا کام کرتا ہے اِس لئے دل میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد ہر وقت اور ہر آن ہمیں کیسے ملے گی۔ دشمن خفیہ سازشیں کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والی جماعت کو ان سازشوں کا علم تک نہیں ہوتا۔ بعض ایسے دشمن ہوتے ہیں جو خفیہ ہوتے ہیں اور خدا کی جماعت کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ یہ لوگ دشمن ہیں یا دوست کیونکہ انسان کا علم تو محدود اور ناقص ہے اس لئے قرآن کریم نے ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ (النساء آیت ۴۶)

اللہ تمہارے دشمنوں کو تم سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ خفیہ دشمنوں کو بھی جانتا ہے اور دشمنوں کی خفیہ سازشوں اور ان کی خفیہ دشمنیوں کو بھی جانتا ہے۔ اور چونکہ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور تم نے اس کو اپنا ولی بنایا ہے اس لئے تمہیں تسلی رہنی چاہیئے۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (النساء آیت ۴۶) وہ ہستی ہی ولی ہونے کے قابل اور اہل ہے جس کا علم وسیع ہو اور جس کی قدرت میں کوئی نقص اور خامی نہ ہو۔ اور اس چیز کو ہمارے نفوس پر اور ہمارے ذہنوں پر واضح کرنے کے لئے بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کو آتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کی مرضی کے بغیر اور اس کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر اور اس کی مخالفت کر کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فاطر میں فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا۔ (آیت ۴۴)

یعنی

جب اللہ تعالیٰ ولی بنتا ہے

تو اس کا عبد اور اس کا غلام اس پر اس لئے بھروسہ کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے اللہ تعالےٰ کے ارادہ کو زمین و آسمان میں کوئی چیز ناکام نہیں کر سکتی کیونکہ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا اس کے علم اور اس کی قدرت نے ہر شئے کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ کوئی خفیہ وار اللہ تعالیٰ پر نہیں کیا جا سکتا۔ اور کوئی بھرپور کامیاب وار بھی اللہ تعالےٰ پر نہیں کیا جا سکتا۔ خفیہ وار تو اس پر اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ علیم ہے اور کامیاب وار اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ قدیر ہے۔ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے کوئی وجود یا لوگوں کا کوئی مجموعہ اور جماعت ایسی نہیں ہو سکتی جو خدا تعالےٰ سے چھپ کر خفیہ سازشوں کے نتیجہ میں اس کے ارادوں میں خلل ڈالے اور انہیں ناکام کر دے۔ اور نہ دنیا میں کوئی ہستی ایسی ہے اور نہ ساری دنیا (مجموعی طور پر) میں ایسی طاقت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شئے کا فیصلہ کرے تو اس کے فیصلہ میں روک بن جائے۔ یا جب وہ اپنی جماعت کی حفاظت پر کھڑا ہو جائے تو وہ کامیاب وار اس کی جماعت کے خلاف کرے۔ وہ قدیر ہے اس کی قدرت نے ہر شئے کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ اور چونکہ وہ علیم اور قدیر ہے اس لئے کوئی تدبیر اس کی تدبیر کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور جس کی تدبیر کے خلاف کوئی تدبیر کامیاب نہ ہو سکے اسی کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ

فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج آیت ۷۹)

وہ سب سے اچھا آقا، سب سے بہتر دوست ہے

اور سب سے زیادہ ناصر و مددگار اسی کی ذات ہے اور اسی پر خدا کے بندے اور خدا کی جماعتیں بھروسہ کیا کرتی ہیں۔ ہمارے جسم انسانی جذبات کی وجہ سے دُکھ تو اُٹھاتے ہیں اس سے وہ بچ نہیں سکتے لیکن ہمارے سینوں میں بُزدلی کے خیالات نہیں آتے۔ ہمارے سینوں میں مایوسی کے خیالات نہیں آتے۔ ہمارے دلوں میں اپنے رب کے خلاف بدظنّی کے خیالات نہیں پیدا ہوتے۔ ہمارے دل زخمی تو ہوتے ہیں مگر ہمارے سینے اللہ تعالیٰ کے نُور اور اس پر توکل سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کی تسلّی دینے والی آواز تسلّی دیتی ہے کہ گھبراؤ نہیں مَیں جس کی تدبیر کے مقابلہ میں کوئی تدبیر نہیں ٹھہر سکتی تمہارا حامی اور مددگار ہوں۔

پس جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ قرآنِ کریم کے اس ارشاد کے مطابق "اللہ" کی ولایت حاصل کرنے کی کوشش کریں جس نے الکتاب یعنی قرآن کریم کو ایک کامیاب ہدایت کے طور پر اُتارا ہے۔ اس کو صحیح معنی میں اپنا آقا بنائیں یعنی اس کی نگاہ میں بھی وہ اس کے عبد بن جائیں اور وہ اس کا آقا ہو اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے (جیسا کہ اس مختصر سی آیت میں بڑی وضاحت سے بتایا گیا ہے) کہ "اَلْكِتَاب" پر پوری طرح عمل کریں۔ اور ایک کامل اور مکمل کتاب سے وہی فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو کامل اطاعت کے ساتھ اور پوری مستعدی کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہوں پر چلتا ہے۔ جو شخص اطاعت میں کامل نہیں، جو اپنے مجاہدہ میں ناقص ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اس رنگ میں تو حاصل نہیں کر سکتا جس رنگ میں وہ شخص حاصل کرتا ہے یا وہ جماعت حاصل کرتی ہے جو اپنی اطاعت میں کامل ہو اور جو اپنے مجاہدہ میں کوئی خامی اور نقص نہیں رکھتی۔

پس اللہ تعالیٰ ولی تو ہے لیکن وہ ولی اس کا بنتا ہے جس نے اس کی کامل کتاب پر عمل کیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے غیروں کی گالیاں سُنیں اور انہیں برداشت کیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے غیروں کے ظلم سہے اور اُف نہ کی۔ اور ظلم کے مقابلہ میں ظالمانہ راہوں کو اختیار نہیں کیا بلکہ یہ سمجھا کہ ظلم کو روکنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک بند بنایا ہے۔ ظلم اس بند سے ٹکرائے گا اور واپس چلا جائے گا۔ مَیں ظلم کو مکان اور زمان کے لحاظ سے آگے نہیں بڑھنے دوں گا سارے ظلم اپنے پر سہہ لوں گا اور دوسروں کو ظالمانہ سازشوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کروں گا۔ مَیں ظلم کے مقابلہ میں ظلم نہیں کروں گا بلکہ مَیں ظلم کے مقابلہ میں محبّت اور پیار اور ہمدردی اور غم خواری اور حسنِ سلوک اور عملِ صالح اور قولِ سدید دکھاؤں گا اس لئے کہ میرا رب مجھ سے خوش ہو جائے اور مجھے اپنی پناہ میں لے لے اور حقیقی معنی میں وہ مجھے اپنا عبد اور غلام بنا لے اور سچے طور پر وہ میرا آقا بن جائے۔ وہ میرا حامی اور مددگار بن جائے اور میرے کاموں کی ذمّہ داری اُٹھا لے تب مَیں دشمن کے ہر شر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہر منصوبہ اور ہر سازش اور ہر وار سے محفوظ ہو جاؤں گا۔ اس صورت میں ہی میں ان سے محفوظ ہو سکتا ہوں اس کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں۔

پس جماعت کے ہر فعل جماعت کی ہر فکر اور جماعت کے ہر تدبّر سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ اللہ ہمارا ولی ہے۔ اس کے سوا نہ ہم کسی سے ڈرتے ہیں اور نہ کسی سے خوف کھاتے ہیں اور نہ کسی کی طاقت کی وجہ سے ہم پر ایسا رُعب طاری ہوتا ہے کہ ہم یہ سمجھنے لگیں کہ شاید وہ ہمیں ناکام کر دے گا۔ ہم مظلوم ہیں اور ہم مظلوم رہیں گے۔ ہم ظالم کبھی نہیں بنیں گے۔ ہم ظلم کو مٹائیں گے۔ ہم ظلم پر ہمدردی اور غمخواری کا پانی چھڑکیں گے تا شیطان کی یہ آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ ہم اس میں اپنے غصّہ اور اپنے تکبّر اور اپنے شرک کی لکڑیاں نہیں ڈالیں گے کہ یہ آگ اور بھڑکنے لگ جائے۔

غرض

جماعت یہ دعائیں کرتی رہے

کہ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ میں جس مقام کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ وہ مقام انہیں عطا کرے اور سچّے طور پر وہ خدا کی پناہ میں آجائیں اور خدا ان کی مدد اور نصرت کے لئے ہر وقت تیار ہو اور اس طرح پر وہ دشمن کی سازش اور اس کے وار سے محفوظ ہو جائیں۔ اس مقام کے حصول کے لئے جس قسم کی قربانیاں خدا چاہتا ہے وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں تا بنی نوع انسان پھر امن اور محبّت اور پیار اور ہمدردی اور غمخواری کی فضا میں زندگی گزارنے لگیں اور ظلم کا تسلسل ٹوٹ جائے اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ نہ ظالم دُنیا میں نظر آئے اور نہ مظلوم دُنیا میں نظر آئے۔ بھائی کو بھائی نظر آئے۔ بہن کو بہن نظر آئے۔ باپ کو بیٹا نظر آئے۔ بیٹے کو باپ اور ماں نظر آئیں۔ خاوند کو بیوی نظر آئے اور بیوی کو خاوند نظر آئے۔ الغرض انسان کو انسان نظر آئے لیکن کسی کو نہ ظالم نظر آئے نہ مظلوم نظر آئے۔ خدا کے سب بندے خدا کی امان اور اس کی رحمت کے نیچے اکٹھے ہو جائیں اور وہ جو دُنیا کا محسنِ اعظم تھا اس کے ٹھنڈے سایہ تلے آجائیں اور امن اور فلاح اور کامیابی اور سکون کی زندگی گزارنے لگیں ✣

ؐ بندے پر نازل کیا ہے۔ تو ہمارا چیلنج ہے کہ تم ایک سورۃ اس جیسی لے آؤ اور اپنے مددگاروں کو بھی بُلاؤ تاکہ وہ تمہاری مدد کریں۔ اگر تم سچّے ہو اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے واضح اور کھلے طور پر دعوےٰ کیا اور چیلنج دیا ہے کہ جو لوگ قرآن پر شک کرتے ہیں اور اس پر اعتراض کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اعتراض کی بجائے اس کا مقابلہ کریں۔ مگر دُنیا اس چیلنج کو قبول کرنے سے عاجز ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ قرآن کریم ایک عظیم الشان کتاب ہے۔ اور یہ کتاب علیم و خبیر خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ انسان عاجز ہے اور کمزور ہے۔ اس کے وسائل اور طاقت محدود ہے۔ انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اس کلامِ الٰہی کا مقابلہ کرے۔ یہ دعویٰ اور چیلنج قرآن کریم کے نزول کے وقت بھی تھا۔ آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اس کتاب کا مقابلہ نہیں کر سکتی ✣

(محمد انیس الرحمان صادق آف مشرقی پاکستان)

حقائق قرآن

قرآن کریم کے محکمات و متشابہات

قرآن کریم پر نظر ڈالنے سے ہمیں دو قسم کی اصولی تعلیم نظر آتی ہے۔ اوّل حقوق اللہ دوم حقوق العباد اسی طرح قرآن کریم کی آیات بھی اصولی طور پر دو رنگ کی ہیں۔ ایک محکمات آیات اور ایک متشابہات۔ اللہ تعالےٰ سورۂ آل عمران کے پہلے رکوع میں فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ۔ (آل عمران ع۱)

یعنی وہی ہے جس نے تجھ پر کتاب نازل کی ہے جس کی بعض آیات تو محکم ہیں جو اس کتاب کی جڑھ ہیں اور کچھ آیات متشابہہ ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ کی غرض سے ان آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو اس کتاب میں متشابہہ ہیں حالانکہ اس کی تفسیر کو سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ محکمات اور متشابہات سے کیا مراد ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ اس کے مفسّروں نے مختلف معنے کئے ہیں۔ امام راغب جو ایک مشہور عالم گزرے ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ آیاتِ قرآنیہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھنے کے لحاظ سے تین حصّوں میں منقسم ہیں۔ مطلق محکم۔ مطلق مشابہہ۔ ایک جہت سے محکم اور ایک جہت سے مشابہہ۔ قتادہ کا قول ہے کہ محکم سے مراد ناسخ اور متشابہات سے مراد منسوخ آیات ہیں۔

ایک اور بزرگ کہتے ہیں کہ مشابہہ وہ آیات ہیں جن کی تاویل میں اختلاف ہو اور محکم وہ ہیں جن کی تفسیر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

صاحب روح المعانی جو ایک مشہور مفسّر گزرے ہیں انہوں نے اپنی کتاب میں محکم اور متشابہہ کی مختلف طور سے یہ تفسیر کی ہے:۔

(۱) محکم وہ آیات ہیں جن میں نسخ کا احتمال نہ ہو اور متشابہہ وہ خفی مفہوم والی آیت ہے جس کے معنے لفظاً اور عقلاً معلوم نہ ہو سکیں۔

(۲) محکم وہ آیات ہیں جن میں فرائض وعدہ اور وعید ہوں اور متشابہہ میں قصص اور امثال ہیں۔

(۳) محکم وہ ہیں جن میں حلال و حرام اور حدود و فرائض بیان ہوں اور متشابہہ اس کے علاوہ دیگر آیات کو کہا جائے گا۔

(۴) غیر منسوخہ آیات محکم اور منسوخہ آیات متشابہہ ہیں۔

(۵) وہ آیات جو تکرار سے نہ بیان ہوئی ہوں وہ محکم ہیں جو تکرار سے بیان ہوں وہ متشابہہ ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ محکم اور متشابہہ آیات میں آپس میں تناقص ہے مگر یہ بات قطعی طور پر غلط ہے۔ قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور اس میں کسی قسم کا تعارض اور تناقص نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا

اگر یہ کلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے۔ مگر چونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اس لئے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے تو اس کے غیر محفوظ رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے چیلنج دیا ہے کہ

اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ۔

(سورہ بقرہ ع۳)

یعنی اے معترض اگر تم اس کلام کے بارے میں شک کرتے ہو جو کہ ہم نے اپنے ؐ

احادیث الرّسولؐ

حلم اور بردباری رافت اور نرمی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ"۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب فضل الرفق ص ۱۸۹/۲-۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

(۲)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ۔ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ"۔

(ترمذی صفۃ القیامۃ ص ۷۲/۲)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے یعنی نفرت نہیں کرتا ان سے نرم سلوک کرتا ہے ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اور سہولت پسند ہے۔

(۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ لِيَقَعُوْا فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوْهُ وَاَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ"۔

(بخاری کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول فی المسجد ص ۳۵)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ کھڑے ہو گئے کہ اس پر ٹوٹ پڑیں اور پکڑ لیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور پانی کا ایک ڈول بہا دو (تاکہ پیشاب کا اثر زائل ہو جائے) کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے تنگی کرنے والے اور سختی سے پیش آنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنا متولّی بناؤ

بدی کا جواب نیکی اور خیر خواہی سے دو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات

"یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔۔۔۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو۔ گالیاں سُنکر بھی صبر کرو بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔۔۔۔ جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود دوسرے کو شرم آ جاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سُنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالےٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں آ کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۰۳-۲۰۴)

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔ یعنی جو صلاحیت اختیار کرتے ہیں خدا تعالےٰ ان کا متولّی ہو جاتا ہے۔ انسان جو متولی رکھتا ہے اس کے بہت بوجھ کم ہو جاتے ہیں۔ بہت ساری ذمہ داریاں گھٹ جاتی ہیں۔ بچپن میں ماں بچے کی متولی ہوتی ہے تو بچے کو کوئی فکر اپنی ضروریات کا نہیں رہتا وہ خود ہی اس کی ضروریات کی کفیل ہو جاتی ہے۔۔۔۔" (ایضاً ص ۵۲ تا ص ۵۴)

(مرتبہ: خورشید احمد)

اسلام پور فارم میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۹ فروری بروز بدھ ۴ بجے شام اسلام پور فارم ضلع ٹھٹھہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری سراج دین صاحب نے ادا فرمائے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم سے کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دلکش انداز میں بیان فرمایا اور بتایا کہ ہماری ترقی اور کامیابی کا دارومدار حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور تابعداری میں ہے۔ جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ اسلام پور فارم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ

کا

ایک عظیم الشان کارنامہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل اسلامی فقہ میں سخت خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ اور اس قدر اختلاف ہو رہا تھا کہ حد نہ رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ان خرابیوں کی اصلاح کی۔ آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں بتایا کہ شریعت کی بنیاد مندرجہ ذیل چیزوں پر ہے۔

(۱) قرآن کریم (۲) سنت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

(۳) احادیث جو قرآن کریم اور سنت اور عقل کے خلاف نہ ہوں۔

(۴) تفقہ فی الدین (۵) اختلاف طبائع و حالات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے سنت اور حدیث کو الگ الگ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سنت تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل ہے جس پر آپ قائم ہوئے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دی۔ اور حدیث وہ قول ہے جو آپ نے بیان کیا۔

اب دیکھو ان پانچ اصول سے آپ نے کیسی اصلاح کر دی ہے۔ سب سے اوّل درجہ پر آپ نے قرآن کریم کو رکھا اور وہ خدا کا کلام ہے مفصل ہے مکمل ہے اس میں نہ کوئی تبدیلی ہو گی نہ ہوئی ہے نہ کوئی تبدیل کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ ہے۔ ایسے کلام سے بڑھ کر کونسی بات معتبر ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد سنت ہے کہ صرف قول سے اس کا تعلق نہیں بلکہ عمل سے ہے اور عمل بھی وہ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کیا کرتے تھے اور متواتر کرتے تھے۔ ہزاروں لوگ اسے دیکھتے تھے۔ اور اس کی نقل کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ ایک یا دو یا تین کی گواہی ہو۔ کہ ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کہتے سنا بلکہ ہزاروں آدمیوں کا عمل کہ ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے دیکھ کر آپ کی اتباع میں ایسا کام شروع کیا۔ اس سنت میں غلطی کا احتمال بہت ہی کم رہ جاتا ہے۔ اور یہ حدیث سے جو چند افراد کی شہادت ہوتی ہے بہت افضل ہے اس کے بعد آپ نے حدیث کو رکھا لیکن ان کے متعلق یہ شرط لگائی کہ صرف راویوں کی پرکھ ان کی صداقت کی علامت نہیں۔ بلکہ ان کا قرآن کریم۔ سنت اور قانون قدرت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ حدیث کے بعد تفقہ فی الدین کا مرتبہ رکھا کہ عقل کو استعمال کر کے جو مسائل میں ترقی ہوتی ہے۔ اس کے لئے بھی راستہ کھلا رہے۔ پھر پانچویں بنیاد فقہ کی آپ نے مختلف حالات اور مزاجوں کو مقرر کیا۔ اور اسے شریعت اسلامیہ کا ضروری جزو قرار دیا۔ اس اصل سے بہت سے مختلف فیہ مسائل حل ہو گئے۔ مثلاً آمین پر جھگڑے ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا جس کا دل اونچی آمین کہنے کو چاہے۔ وہ اونچی کہے جس کا دل اونچی کہنا چاہے نہ کہے۔ جب یہ دونوں باتیں ثابت ہیں۔ تو ان پر جھگڑا فضول ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف مزاج کے لوگوں کو مدنظر رکھ کر دونوں طرح عمل کیا ہے۔ پس ہر ایک شخص اپنے مزاج کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔ دوسرے کے فعل سے سروکار نہیں رکھنا چاہئے۔ اسی طرح فرمایا کہ جس کا دل چاہے سینہ کے اوپر ہاتھ باندھے جس کا دل چاہے ناف کے نیچے باندھے انگلی اٹھانے یا نہ اٹھانے کے متعلق اور رفع یدین کرنے اور نہ کرنے کے متعلق بھی یہی فرمایا۔ کہ دونوں طرح جائز ہے۔ اسی طرح بہت سے جھگڑوں کو جو کسی شرعی اختلاف کے سبب سے نہ تھے بلکہ وہ جائز باتوں پر جھگڑنے کے سبب سے تھے اور شریعت کی اس حکمت کو نہ سمجھنے کے سبب سے تھے۔ کہ اس میں مختلف طبائع کا لحاظ رکھ کر مختلف صورتوں کو بھی جائز رکھا جاتا ہے۔ آپ نے مٹا دیا۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ)

دعائیہ اشعار

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

ذیل کے دعائیہ اشعار حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ امۃ البصیر سلمہا کی تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر ارشاد فرمائے تھے۔ ان کی شادی ۴ وفا ۱۳۴۷ مطابق ۴ جولائی ۱۹۶۸ء کو مکرم میر داؤد احمد صاحب ایم ایس سی ابن محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب لاہور کے ساتھ ہوئی تھی۔ عزیزہ موصوفہ سلمہا ۱۲ مارچ ۱۹۶۹ء کو اپنے خاوند کے پاس امریکہ جا رہی ہیں۔ احباب جماعت درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ سلمہا کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ (ادارہ)

یارب یہی دعا ہے کہ ہر کام ہو بخیر
اکرام لازوال ہو انعام ہو بخیر
ہر وقت عافیت رہے ہر گام ہو بخیر
آغاز بھی بخیر ہو انجام ہو بخیر

دانش ہے خودی کا کارخانہ

گو میرا رباب ہے پرانا
گاتا ہوں میں وقت کا ترانا

کہتا نہیں میں سنی سنائی
جھوٹا نہیں یہ کوئی فسانہ

یہ تجربہ ہے مشاہدہ ہے
یہ قیاس نہیں ہے فلسفیانہ

ہم نے بھی سنی ہے ایک آواز
اپنا بھی یقین ہے والہانہ

بت اس نے گھڑے ہیں کیا کیا تنویر
دانش ہے خودی کا کارخانہ

تنویر

کیا موجودہ بائیبل الہامی ہے؟

عیسائی موجودہ بائیبل کو الہامی بتاتے ہیں حالانکہ اس کے الہامی کتاب ہونے کا کتاب میں کوئی دعوے نہیں۔ اگر کم از کم اناجیل ہی الہامی ہوتیں تو لوقا کی انجیل کا مصنف یہ نہ لکھتا کہ:-

"میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے انہیں تیرے لئے ترتیب سے لکھوں" (لوقا ۱/۳)

ظاہر ہے کہ اگر یہ انجیلی کلام الہامی تھا تو "دریافت کر کے" لکھنا کیا معنی؟ اور اگر "دریافت کر کے" لکھا ہے تو یہ الہامی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بائیبل کا ہر ایک صفحہ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ یہ کتاب الہامی نہیں اور نہ الہامی کتابیں اس قدر اغلاط اور خلاف واقع امور سے پر ہوتی ہیں۔ مثلاً ذیل میں ہم صرف انجیل متی کے پہلے باب پر نظر کرتے ہیں:-

(۱) انجیل متی باب ۱ کے شروع میں عنوان تو یسوع مسیح کا نسبنامہ لکھا ہے۔ مگر نسبنامہ حضرت مریم کے شوہر یوسف کا درج کر دیا گیا ہے جو کہ حضرت مسیح کا باپ نہ تھا۔ اور اگر یوسف واقعی یسوع مسیح کا باپ تھا تو مسیح بن باپ نہ ٹھہرا اور عقیدہ الوہیت و ابنیت باطل ٹھہرا۔ اور اگر یوسف باپ نہ تھا تو یہ نسبنامہ غلط قرار پائے گا۔

(۲) انجیل متی میں مسیح کو "ابن داؤد" بتایا گیا ہے۔ مگر خود مسیح اس سے انکاری ہے۔ کیونکہ متی نے ہی یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح نے کہا کہ "جب داؤد (اسی مسیح) کو خداوند کہتا ہے۔ تو اس کا بیٹا کیونکر ٹھہرا؟" (متی ۲۲/۴۵)

(۳) عیسائی یسوع مسیح کی "الوہیت" کے ساتھ اس کے نسبنامہ کے بھی قائل ہیں اور غلط عبرانی سے میں حضرت مسیح کو "ملک صدق" کے "مشابہ" بتایا ہے۔ جو کہ باوجود انسان ہونے کے "بے باپ" اور بے نسبنامہ تھا (عبرانی ۷/۳) تو کامل الوہیت کے حامل کا نسبنامہ کیونکر درست اور جائز ہوگا۔

(۴) متی ۱/۱۷ میں نسبنامہ کی تینوں قسم کی ۱۴-۱۴-۱۴ پشتیں بتائی ہیں۔ جو کل ۴۲ عدد بنتی ہیں حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ تیسری قسم میں یسوع مسیح کو ملا کر ۱۳ پشت بنتی ہیں اور کل ۴۱ پشت ہوتی ہیں۔ نہ کہ ۴۲ عدد۔

(۵) متی ۱/۱۱ میں حضرت سلیمان سے یکونیا تک ۱۴ پشت لکھی ہیں جو کہ سراسر غلط اور واقع کے خلاف ہیں کیونکہ ۱ تاریخ باب ۳ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ۱۸ پشت بنتی ہیں نہ کہ ۱۴ پشت

(۶) متی ۱/۸ میں یورام سے عزیاہ پیدا ہونا بتایا گیا۔ حالانکہ "یورام" کا بیٹا "اخزیاہ" تھا نہ کہ "عزیاہ" (دیکھیں ۱ تواریخ ۲۱/۱۷)

(۷) متی ۱/۸ میں مندرجہ نسبنامہ اسلئے بھی غلط ہے کہ ۱ تواریخ ۳/۱۱ میں صاف لکھا ہے کہ "یورام اس کا بیٹا اخزیاہ۔ اس کا بیٹا یوآس اور اس کا بیٹا امصیاہ اور اس کا بیٹا عزیاہ" تھا۔ گویا متی صاحب نے تین پشت کو ہی نظر انداز کر دیا ہے۔ تاہم اگر متی کا نسب نامہ صحیح ہے تو تواریخ کا نسب نامہ غلط اور غیر الہامی ہے اور اگر وہ صحیح ہے تو متی کا غلط اور غیر الہامی ہے

(۸) متی ۱/۱۱ میں لکھا ہے کہ "یوسیاہ سے یکونیا اس کے بھائی پیدا ہوئے" حالانکہ یکونیا کا پرانے عہد نامہ سے کوئی بھائی ثابت نہیں اور وہ اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ (دیکھیں ۱ تواریخ ۱۵/۱)

(۹) متی ۱/۱۱ یکونیا کو "یوسیاہ" کا بیٹا بتاتا ہے۔ حالانکہ "یوسیاہ" کا بیٹا "یہویقیم" تھا اور "یکونیا" اس کا پوتا تھا (دیکھیں ۱ تواریخ ۳/۱۶)

(۱۰) متی ۱/۱۲ میں "زربابل" کو "شلتی ایل" کا بیٹا لکھا ہے۔ حالانکہ زربابل" اس کے بیٹوں میں سے کسی کا نام ہی نہ تھا۔ اور زربابل" نام شخص کے باپ کا نام فدایاہ تھا (دیکھیں ۱ تواریخ ۳/۱۹)

۱۱۔ متی ۱/۱۲ میں شلتی ایل" کے باپ کا نام "یکونیا" بتایا گیا ہے۔ لیکن لوقا ۳/۲۷ میں اس کے باپ کا نام "نیری" لکھا ہے۔ معلوم ان میں سے کونسا بیان الہامی اور کون سا فی کلام ہے؟

(۱۲) متی ۱/۱۱ "شلتی ایل" کے دادا کا نام "یوسیاہ" بتاتا ہے مگر لوقا (۳/۲۷-۳۱) اس کے دادا کا نام "ملکی" ظاہر کر کے اس سلسلہ نسب کو "ناشان" سے ملاتا ہے جو کہ حضرت سلیمان کے بھائی تھے (۱ تواریخ ۳/۵)

اسی طرح متی صاحب حضرت مسیح کو نسل سلیمان ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر لوقا صاحب اس کی سختی سے تردید کرتے ہیں۔

(۱۳) متی ۱/۱۱ میں بتاتا ہے کہ "یوسیاہ سے یکونیا" پیدا ہوا۔ حالانکہ ۱ تواریخ ۳/۱۶ سے ظاہر ہے کہ یوسیاہ سے یہوآحاز یہویقیم اور یہویقیم سے یکونیا پیدا ہوا تھا۔ مگر متی صاحب نے اس نسبت نامہ سے "یہویقیم" کا نام حذف کیا کیونکہ یہویقیم" کا نام حضرت مسیح کو تخت داؤد کی وراثت سے محروم کرتا تھا اور یسوع مسیح کی نسبت مریم کو جو فرشتے نے یہ بشارت دی تھی۔ اس کو غلط ٹھہراتا تھا کہ:-

"خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا" (لوقا ۱/۳۲)

اور یرمیاہ نبی کی پیشگوئی میں کہا گیا تھا کہ:-

(الف) "یہویقیم کی بابت خداوند یوں فرماتا ہے کہ اس کی نسل میں سے کوئی نہ رہے گا۔ جو داؤد کے تخت پر بیٹھے" (یرمیاہ ۳۶/۳۰)

(ب) "اس کی اولاد میں سے بھی کوئی ایسا اقبال مند نہ ہوگا کہ داؤد کے تخت پر بیٹھے۔ (یرمیاہ ۲۲/۳۰)

لہذا اس اخفا اور پردہ پوشی کے لئے متی صاحب نے نسب نامہ میں سے "یہویقیم" کا نام ہی اڑا دیا۔

(۱۴) متی ۱/۱۶ میں "یوسف" کے باپ کا نام "یعقوب" بتاتا ہے جبکہ لوقا ۳/۲۳ میں یوسف کے باپ کا نام "عیلی" ظاہر کرتا ہے۔

اب یہ عیسائی حضرات ہی بتا سکتے ہیں کہ دونوں میں سے کون غلط غیر الہامی اور کونسا صحیح بیان ہے؟۔

(۱۵) متی باب اول میں حضرت ابراہیم سے حضرت مسیح تک ۴۱ پشت درج کر کے ان کو ۴۲ پشتیں ظاہر کرتا ہے۔ لیکن لوقا باب ۳ میں نسبنامہ درج کرتے وقت حضرت ابراہیم سے حضرت مسیح تک ۴۱ پشت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ باوجود ان امور کے ہر دو اناجیل الہامی تصور کی جاتی ہیں۔

(۱۶) متی ۱/۲۳ لکھتا ہے کہ:-

"یہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام عمانوایل رکھینگے" اور حاشیہ نویس اس کو یسعیاہ ۷/۱۴ کا مصداق ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

حالانکہ

(الف) واں لفظ "رکھیگی" لکھا ہے نہ کہ "رکھیں گے" گویا لوگ یہ نام نہیں رکھینگے بلکہ وہ کنواری رکھے گی"۔ یہ تبدیلی اور تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟

(ب) اگر یسعیاہ کی پیشگوئی کے مطابق مسیح کا یہ نام اس کی ماں مریم نے رکھا ہے تو ثبوت درکار ہے۔

(ج) اور اگر تحریف شدہ لفظ "رکھینگے" کے مطابق لوگوں نے مسیح کا نام "عمانوایل" رکھا تھا تو اس کا ثبوت دیا جاوے۔

(د) واقعات کے رو سے بھی مسیح "عمانوایل" کی پیشگوئی کا قطعاً مصداق نہیں کیونکہ اس کا ترجمہ "خدا ہمارے ساتھ" بتایا گیا ہے۔ مگر واقعہ صلیب میں حضرت مسیح کے ساتھ خدا کے ہونے سے انجیل متی میں ہی انکار تسلیم کیا گیا ہے۔ جبکہ مسیح نے چلا چلا کر یہ کہا تھا کہ:-

"ایلی ایلی لما سبقتنی۔ یعنی اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"؟ (متی ۲۷/۴۶)

(ھ) متی صاحب نے "کنواری" کا لفظ لکھا ہے در اصل عبرانی میں یہ لفظ "ھاعلمہ" ہے۔ جس کے معنی "کنواری" نہیں بلکہ "جوان عورت" ہے۔ خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ۔ عربی میں "فتاۃ" کا لفظ ہے۔ اور یہ لفظ بائیبل کے دیگر مقامات میں بھی آیا ہے۔ جس کے معنی خود عیسائیوں نے "جوان عورت" "جوان لڑکی" "دلھن" اور کہیں "کنواری" اور عربی بائیبل میں "فتاۃ" ترجمہ کیا ہے مثلاً: پیدائش ۲۴/۴۳۔ زبور ۶۸/۲۵۔ امثال ۳۰/۱۹۔ یوآئیل ۱/۸ + بلکہ یسعیاہ ۷/۱۴ کا بھی ترجمہ بعض بائبلوں کے حاشیہ میں "جوان لڑکی" لکھا ہے۔

(ملاحظہ ہو ریفرنس اردو بائیبل ۱۹۵۱ء)

در اصل یسعیاہ ۷/۱۴ کی پیشگوئی میں مبتدا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں

اس عظیم الشان فرزند اور افضل الرسل نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خبر دی گئی ہے۔ جن کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر لحظہ معیت ایزدی اور تائید نصرت باری تعالیٰ سے مشرف ہے اور جنہوں نے اپنے یارِ غار حضرت ابو بکرؓ کو خطرناک نازک موقع پر یقین دلایا کہ:۔

"لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ فکر اور غم مت کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ (سورۃ التوبہ ع ۶ ۱۳)

اور یہی "عمانوایل جس کا ترجمہ خدا ہمارے ساتھ ہے" میں خبر دی گئی تھی مگر حضرت مسیح خود اقرار کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا نہ تھا اور خدا نے ان کو چھوڑ دیا تھا۔ (متی ۲۷/۴۶، مرقس ۱۵/۳۴) اور عیسائی خود بھی عملی طور پر یسوع مسیح کو یہود کا کشتہ اور مصلوب اور لعنتی مانتے ہیں۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مشرکین یہودی اور نصاریٰ نے ہزاروں کوششیں کیں لیکن چونکہ خدا آپ کے ساتھ تھا اس نے حسب وعدہ نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ حضرت ابو بکر کو بھی قتل سے محفوظ رکھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

غرضیکہ موجودہ بائیبل (عہدنامہ قدیم وجدید) قطعاً الہامی قرار نہیں دی جا سکتی۔ جس کے ثبوت کے لئے ہم نے ایک انجیل یعنی متی کے بھی صرف پہلے باب میں سے بطور نمونہ سولہ مثالیں دی ہیں۔ ورنہ اسی باب میں اور خصوصاً نسبنامہ میں ابھی اور کئی امور ایسے ہیں جن کا اظہار موجودہ بائیبل کو محض انسانی کلام اور غیر الہامی ثابت کرتا ہے ؎

آؤ عیسائیو ادھر آؤ ۔ نورِ حق دیکھو راہ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں قرآن میں ہیں ۔ کہیں انجیل میں تو ہوں تو دکھلاؤ
سر پہ خالق ہے اسکو یاد کرو ۔ یونہی مخلوق کو نہ بہکاؤ

(خاکسار سید احمد علی مولوی فاضل
مربی انچارج جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

اپنے اموال کو ترقی دیجئے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (توبہ رکوع ۱۳)

یعنی اے رسول! مسلمانوں کے اموال میں سے کچھ رقم بطور صدقہ (یعنی زکوٰۃ) لیا کر تاکہ اس طریق سے تو ان کو پاک کرنے اور کے اموال میں ترقی دینے کا رستہ کھول سکے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تطہرھم کے بعد تزکیہم کو رکھا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ زکوٰۃ کی پہلی غرض وغایت تطہرھم کے ماتحت یہ ہے کہ انسان کا مال دوسروں کے حقوق ادا کر کے پاک ہو جائے۔ اور دوسری غرض وغایت تزکیہم کے ماتحت (جس کے معنے بڑھانے اور ترقی دینے کے ہیں) یہ قرار دی گئی ہے کہ اس کے ذریعے افراد اور ملک و قوم کی ترقی کا رستہ کھولا جائے۔ پس اس آیت میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اموال زکوٰۃ کو انفرادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے علاوہ تربیتی اور اجتماعی ضرورتوں پر بھی خرچ کئے جائیں تاکہ افراد اس قابل ہو سکیں کہ وہ ملک کی اقتصادی اور مالی حالت کو ترقی دیتے چلے جائیں۔

(نائب ناظر بیت المال ربوہ)

ضرورت ہے

ایک مستقل مددگار کارکن کی فوری طور پر خلیل پولٹری فارم ربوہ میں ضرورت ہے۔ کارکن کی تنخواہ شروع میں ۷۰/- روپے ہوگی۔ بعد میں اس کی لیاقت کے مطابق بڑھا دی جائیگی اس طرح ایک پارٹائم (جزو وقتی) کارکن کی بھی ضرورت ہے جو دن میں کسی وقت آکر باقاعدگی سے چار گھنٹے روزانہ کام کرے تنخواہ شروع میں ۳۵/- روپے ماہوار ہوگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔
منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

برائے پانچ لاکھ روپے

قسط ۷

ذیل میں وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے وعدہ جات کی نئی قسط شائع کی جا رہی ہے۔ ابھی تک صرف دو تین لجنات کی طرف سے تفصیلی وعدہ جات موصول ہوتے ہیں لجنہ مرکزیہ نے وعدہ جات بھجوانے کے لئے فارم چھپوائے ہیں۔ وہ منگوا کر ان پر اس طریق سے جو فارم پر درج کیا ہے۔ وعدہ جات بھجوائیں وصولی کی بھی ساتھ ساتھ کوشش کریں تا سالانہ اجتماع تک ایک لاکھ روپے برائے ترجمۃ القرآن جمع ہو جائیں۔ جن بہنوں کی طرف سے نقد چندہ جلسہ سالانہ کے موقع پر یا بعد میں وصول ہوا ہے۔ ان کو دفتر کی طرف سے رسیدیں ان کی لجنہ کی معرفت بھجوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی بہن کو رسید نہ ملے تو وہ اپنے مکمل پتہ کے ساتھ اطلاع دیں۔ اس وقت تک تفصیلی وعدہ جات ایک لاکھ نو ہزار ایک سو چھتیس روپے کے آچکے ہیں۔

۱	بیگم امیر صاحب صوبائی پشاور ڈویژن شمس الدین صاحب	۱۰۰
۲	مسز حبیب الرحمان صاحب	۱۰۰
۳	بیگم میجر عبد الوہاب صاحب کوئٹہ	۱۰۰
۴	انور قاضی اہلیہ قاضی حبیب الدین صاحب کوئٹہ	۱۰۰
۵	بیگم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ	۱۰۰
۶	امۃ الرشید صاحبہ کوئٹہ	۱۰۰
۷	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سراج الحق صاحب کوئٹہ	۱۰۰
۸	اختر النساء صاحبہ اہلیہ منشی نور احمد صاحب "	۱۰۰
۹	مسز مبشر احمد صاحب بہاولپور	۱۰۰
۱۰	سلیمہ خورشید بیگم میجر انوار احمد صاحب بہاولنگر	۱۰۰
۱۱	بیگم محمد کلیم میرپور خاص سندھ	۱۰۰
۱۲	مسز شاہدہ محمد حفیظ کنری سندھ	۱۰۰
۱۳	سیدہ زہرہ بیگم حسین حیدرآباد	۱۰۰
۱۴	فاطمہ بیگم علی اصغر احمد لاڑکانہ سندھ	۱۰۰
۱۵	برکت بی بی بیگم ناصر احمد جیکب آباد	۱۰۰
۱۶	مجیدہ بیگم ملیر کراچی	۱۰۰
۱۷	شیریں عزیز احمد کراچی	۱۰۰
۱۸	بیگم شریف احمد وڑائچ کراچی	۱۰۰
۱۹	مسعودہ بٹ اہلیہ حفیظ احمد بٹ کراچی	۱۰۰
۲۰	طیبہ بیگم کراچی	۱۰۰
۲۱	اہلیہ صاحبہ ناصر احمد۔ احمد فلور ملز کراچی	۱۰۰
۲۲	امۃ الہادی "	۱۰۰
۲۳	بیگم ڈاکٹر مرزا زبیر صاحب "	۱۰۰
۲۴	صدیقہ بیگم سیٹھ علی محمد صاحب سکندرآباد	۱۰۰
۲۵	بیگم سیٹھ علی محمد صاحب "	۱۰۰
۲۶	امۃ الحفیظ اہلیہ محمد اسلم صاحب باندھی سندھ	۱۵۰
۲۷	عزیزہ بیگم دختر بابو عبد الرحمن صاحب مرحوم جھنگ	۵۰۰
۲۸	سکینہ بیگم امیر صاحب "	۵۰۰
۲۹	شرافت بیگم۔ اہلیہ محمد حسین صاحب "	۵۰۰
۳۰	رشیدہ دختر اہلیہ چوہدری احمد "	۵۰۰
۳۳	امۃ القیوم بنت فضل الرحمان صاحب اسلم "	۵۰۰
۳۴	ناصرہ بیگم محمود احمد صاحب جھنگ "	۲۰۰

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ..... مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب۔ مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب مکرم مرزا غلام احمد صاحب مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب تنزانیہ۔ مکرمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مکرمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ اپنی مرحومہ بچی خزامی کی طرف سے۔ مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا مکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ صلح، جنوری میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی ربوہ	۷۶ — ۱۴
مکرمہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالستار صاحب ربوہ	۰۰ — ۱
مکرم رشید احمد صاحب بھٹی دارالبرکات ربوہ	۰۰ — ۱۰
" عبدالستار صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	— — ۹
" ملک عبدالرب صاحب گولبازار ربوہ	۰۰ — ۸
" محمد سلیمان صاحب دارالصدر "	۰۰ — ۱
مکرمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ	— ۱۰
مکرم سید داؤد احمد صاحب انور ربوہ	۰۰ — ۲۰
مکرمہ کشور غفور صاحبہ بنت مولوی عبدالغفور صاحب مرحوم	— — ۵
" مبارکہ آفتاب صاحبہ " "	۰۰ — ۳
" چوہدری عبدالخالق صاحب ربوہ	۰۰ — ۱۰
مکرم قریشی محمد سعید صاحب	۰۰ — ۱
مکرمہ سعیدہ منظور احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	— — ۱
مکرم حاجی محمد رمضان صاحب منجانب امۃ القیوم بنت مکرم محمد ارشد صاحب ایم ایس سی	۰۰ — ۵
مکرم شمیم احمد شاکر صاحب ربوہ	۰۰ — ۱
مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی ۲ بذریعہ مکرم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب	۰۰ — ۲۰
مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بذریعہ مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب ربوہ	۰۰ — ۵۰
" شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۹۸ — ۶۳
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم میجر منظور الحسن صاحب لائل پور	۰۰ — ۱۰
مکرم عبدالرحمان صاحب جڑانوالہ	۰۰ — ۲
" محمود احمد صاحب گوجرہ لائل پور	۰۰ — ۵
" حاجی غلام رسول صاحب معلم وقف جدید	— — ۱۰
مکرم محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ	۰۰ — ۲۳
" مبارک احمد صاحب ظفر ترگڑی	— — ۶
" لئیق احمد صاحب طاہر امام مسجد لنڈن بذریعہ مرزا مجیب احمد صاحب	۰۰ — ۳۰۰
" عبدالحمید صاحب لاہور	۰۰ — ۵۶۲
" سعادت احمد صاحب بذریعہ عبدالحمید صاحب	۰۰ — ۲۵
" محمد داؤد احمد صاحب ٹمپل روڈ لاہور	۰۰ — ۵۰
" محمد شریف صاحب دھلی گیٹ "	۰۰ — ۱
" عبدالرؤف صاحب لاہور چھاؤنی	۰۰ — ۷
" مجید احمد صاحب	— — ۱۶۵
" محمد عبداللہ صاحب رام نگر لاہور	— — ۱۸
" عبدالقادر صاحب رحمانپورہ "	۲۵ — ۹
" مبارک احمد صاحب شاہدرہ "	— — ۱
" چوہدری نور احمد صاحب "	۰۰ — ۱۰
" چوہدری محمد طفیل صاحب بذریعہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف ربوہ	— — ۲۵
" غلام رسول صاحب ملتان	— — ۹
" نصر اللہ صاحب باجوہ ساہیوال	— — ۵۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۰۰ — ۳ (باقی)

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم سپاہی بشیر احمد صاحب ۸۲۸ ستلج رینجرز پوسٹ واہگہ ح۔ ج۔ ل پلاٹون ۸ ڈاکخانہ واہگہ تحصیل و ضلع لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب نے میرے چچا مسمی لال الدین صاحب سکنہ محلہ دارالنصر ربوہ کو ۸۵۰/- روپے برائے خرید اراضی دیا تھا۔ زمین خریدنے میں ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا۔ ہمارا روپیہ مکرم ناظر صاحب امور عامہ کے پاس جمع ہے مرحومہ کے مندرجہ ذیل ورثاء کو مذکورہ بالا رقم مجھے دے جانے پر کوئی اعتراض نہ ہے اور انکی رضامندی کی تحریریں بھی ارسال ہیں (۱) محمد شفیع صاحب (۲) لطیف احمد صاحب (۳) یعقوب احمد صاحب پسران مکرم غلام محمد صاحب مرحوم اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

۷۵ فیصدی کمیشن

آفتابی سلاجیت، معدنیات ہمالیہ کا لاجواب تحفہ وٹامنز (حیاتین) سے بھرپور مقوی ہے۔ اطبائے قدیم و جدید کا فیصلہ ہے کہ سلاجیت بیشمار امراض کا علاج ہے۔ درد کمر، درد جوڑ، نزلہ و زکام سیلان الرحم و سلسل بول ریگ گردہ و مثانہ میں اکسیری علاج ہے۔

قیمت ۲۰ تولہ دس روپے۔ قیمت ۸۰ تولہ چالیس روپیہ معہ محصول ڈاک وغیرہ

پتہ: منیجر جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ، ضلع ہزارہ

بواسیر خونی ہو یا بادی "پائلز کیور"

جیسی تیر بہدف اور زود اثر دوا کی صرف چار خوراکوں میں غائب

تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ

بلا ڈاک خرچ بالکل مفت منگوائیں

مکمل کورس ۱۰/- روپے

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵	۱-۰۰	۱-۴۵	۳-۲۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۳-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۶-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۳۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔ (محمد علی ظفر برائے منیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲/- روپے مکمل کورس ۱۱ تولے ۲۰/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس سولہ روپے

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

مرغی خانہ کھولنے والے حضرات

اعلیٰ نسل کے چوزے ہمارے ہاں سے حاصل کریں۔ یہ چوزے ہر لحاظ سے بہتر ہیں۔ انڈے دینے میں بے مثال۔ بیماریوں سے پاک۔ ملکی آب و ہوا کو بخوبی برداشت کرتے۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں سپلائی کئے جا رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر ریزرو کروائیں۔

(۱) ایک روزہ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ
(۲) ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ روپے سینکڑہ
(۳) بٹھانے والے انڈے ۶ روپے درجن

منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دوکان۔ جہاں سے آپکو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ سیٹ بستر فرشی دریاں کھیس۔ تولئے، جاء نماز تھوک و پرچون مل سکتے

وسیم ٹیسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امیر پور بازار لائلپور

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

۲۸ فروری تک ۱۵ فیصد خاص رعایت سے فائدہ اٹھائیں

زد جام عشق :- طاقت کے لئے مشہور و معروف دوا	رعایتی قیمت	۱۸-۰۰
معجون فلاسفہ :- مقوی اعضائے رئیسہ اور کثرت پیشاب کے لئے	فی پاؤ	۵-۰۰
حب مقوی اعصاب :- فالج۔ لقوہ۔ اعصابی دردوں اور وجع المفاصل کے لئے		۴-۰۰
تریاق بواسیر :- خونی و بادی بواسیر کے لئے مجرب دوا ہے۔		۵-۰۰
سرمہ حمید :- آشوب چشم۔ ککرے۔ ابتدائے موتیا اور ضعف بصر میں مفید ہے		۰۰-۷۵
فریگرنٹ انٹی پمپل کریم :- چہرے کے کیل اور پھنسیوں کے لئے بیحد مفید ہے		۳-۰۰
تریاق سلیمانی :- بدہضمی۔ تبخیر معدہ۔ ہیضہ		۱-۰۰
متلی۔ قے اور درد شکم کے لئے		۲-۰۰

المنار دواخانہ بالمقابل الکیمسٹ گولبازار ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں لاہور زون میں اپنی ادویات کی فروخت کے لئے ایک سیلز مین کی ضرورت ہے تعلیم کم از کم میٹرک یا انڈر میٹرک ہو تنخواہ حسب قابلیت و کارکردگی دی جائیگی۔ لاہور میں رہنے والے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔ پریذیڈنٹ صاحب حلقہ یا قائد صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ تحریری درخواست ہمراہ لائیں

۱۳ مارچ بروز جمعرات صبح ۱۱ بجے سے ۱ بجے شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک پتہ ذیل پر مل لیں
محمد اکرم محمود سیلز منیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

خریدتے وقت

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملاحظہ فرما لیا کریں۔

ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں

منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا مہلک

اپھارہ

"اکسیر اپھارہ" کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب۔ تفصیلی لٹریچر بالکل مفت۔ غیر مفید ثابت نے پر پوری قیمت واپس
فی پیکٹ -/۱ درجن پر ۳۳ فیصد کمیشن۔ دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بینظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے
ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں۔
فی تولہ دو روپے
ربوہ میں تمام بڑے جنرل سٹورز۔ کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور عبدالرحمن خان صاحب طوغی روڈ اور لائل پور میں کریم میڈیکل سٹور سے مل سکتا ہے

گھر کا چراغ

نرینہ اولاد کیلئے
بہترین دوائی
مکمل کورس بیس روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا
زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے
بہترین تحفہ۔ فی شیشی سوا روپیہ
راولپنڈی میں احمد برادر جنرل سٹور سٹلائٹ ٹاؤن
ربوہ میں۔ افضل برادر گول بازار ربوہ
کراچی میں۔ سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال
کوئٹہ میں۔ حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور عبدالرحمن خان صاحب طوغی روڈ کوئٹہ سے خرید فرمائیں۔

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف دو روپے
(منیجر)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ادویات ملنے کا پتہ :- شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۴ امان تا ۱۰ امان ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار اور شدید کھانسی کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ ۶ امان کی شام کو ۱۰۲ درجہ تک بخار ہو گیا تھا۔ اگلے روز شام کو ٹمپریچر ۹۹٫۶ ہو گیا لیکن پسینے بہت آتے رہے۔ بعد میں بخار نارمل ہو گیا لیکن کھانسی کی تکلیف جاری رہی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت بھی گزشتہ ہفتہ شدید کھانسی اور گردہ کی انفیکشن کی وجہ سے ناساز رہی گو گزشتہ ہفتہ کے اواخر میں افاقہ تو ہوا لیکن انفیکشن اور کھانسی کی تکلیف چلتی رہی۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں کریں۔

۳۔ حضور ایدہ اللہ ۷ امان کو علالت طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے سے متعلق جماعت احمدیہ کی عظیم ذمہ داری پر خطبہ دیا اور اس ضمن میں قرآن مجید کی متعدد آیات کی رو سے احباب کو ان کے نہایت اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

۴۔ گزشتہ ہفتہ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اور مکرم محمد شفیق صاحب تسنیم اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے علی الترتیب ۴ امان اور ۶ امان کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے بکثرت ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ہر دو مجاہدین کے اعزاز میں ان کی روانگی سے ایک ایک روز قبل دفتر وکالت تبشیر میں مختصر الوداعی تقاریب بھی عمل میں آئیں جن میں احباب نے انہیں پھولوں کے ہار پہنا کر اور مصافحہ و معانقہ کر کے انہیں پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔

احباب ہر دو مجاہدین اسلام کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

تقریب شادی

ربوہ ۸ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۸ مارچ ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ عزیزہ منصورہ طیبہ سلمہا بنت مکرم عبدالمجید صاحب کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ (جو محترم جناب سردار عبدالحمید صاحب ریلوے آڈٹ آفیسر کی پوتی ہیں) اور عزیز فضل الرحمٰن صاحب طاہر ابن محترم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سابق سیکرٹری بہشتی مقبرہ کی تقریب شادی عمل میں آئی حضور ایدہ اللہ نے ان کا نکاح ۲۳ مارچ ۶۸ء کو پڑھا تھا۔

تقریب رخصانہ ۸ امان کو بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو عزیز اقتدار احمد اسد سلمہ ابن مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی نے کی مرزا عبدالباسط ابن مکرم مرزا عبدالحمید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم محمود کی آمین کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھے آخر میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ نے بھی از ماہ متفقت تقریب رخصانہ میں شرکت فرمائی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مستورات میں علیحدہ بھی دعا کرا کر عزیزہ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

۹ امان کو بعد نماز ظہر محترم قاضی عبدالرحمٰن صاحب نے اپنے مکان دارالرحمت شرقی پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے دعوت طعام کے اختتام پر محترم سردار عبدالحمید صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ماہوار رپورٹ اصلاح و ارشاد

امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اصلاح و ارشاد کی ماہوار رپورٹیں ماہ تبلیغ (فروری) جلد بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

انصاراللہ جائزہ لیں —— دو ضروری سوال

مجلس انصاراللہ کے جملہ ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ اگر ہماری یہ کوشش و خواہش ہے کہ مجلس اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرے۔ اپنے کام کو زیادہ وسعت دے اور نوجوانوں کے لئے اپنے عمل سے اسوہ حسنہ پیش کرے تو ہمیں لازمی طور پر مجلس کی مالی حالت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہوگا۔

اس ضمن میں آپ کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ دو امور کا فوری طور پر جائزہ لیں

اوّل۔ کیا آپ کے حلقہ کے بجٹ باشرح تشخیص ہو کر مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔

دوم۔ آپ کے حلقہ کی کسی مجلس کے ذمہ گزشتہ سال یا سالوں کا بقایا تو نہیں۔

اگر ان سوالوں میں سے پہلے کا جواب ہاں اور دوسرے کا نہیں میں نہیں تو آپ کو اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے فکرمند ہونا چاہیئے۔ اور تلافی مافات کے لئے سرگرمی سے کام کرنا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان سہ ماہی اوّل مجلس انصاراللہ مرکزیہ

مجلس انصاراللہ کا پہلا سہ ماہی امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ ۳/۲۸ (۲۳ مارچ) بدھ ناغہ منعقد ہوگا۔ اس امتحان کے لئے نصاب درج ذیل ہے۔

۱) ترجمہ قرآن کریم نصف اوّل پارہ دہم (معیار دوم کے لئے سورہ نامحرم اور سورہ اخلاص اور نماز کا ترجمہ زبانی)

۲ ترجمہ نماز

۳ سونے سے قبل کی دعا۔ یہ دعا مجلس کے کتابچہ "مزدی ہدایات" میں درج کر دی گئی ہے۔ تمام ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع اور زعماء حضرات سے التماس ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امر کی پوری کوشش فرمائیں کہ سب انصار اس میں شریک ہوں۔ امتحانی پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

دعاء نعم البدل

عزیز بشیر احمد صاحب پشاور کا چھوٹا بچہ جو میرا پوتا تھا۔ قریباً دس روز بیمار رہ کر بروز عیدالاضحیٰ فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ اس بچے کی وفات کی وجہ سے میرے دل پر بڑا اثر ہوا ہے۔ بشیر کا یہ دوسرا بچہ ہے جو چھوٹی عمر میں فوت ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے زندگی والے بچے عطا فرمائے آمین۔ خاکسار کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی (ربوہ)

ایک اہم اجلاس

ربوہ ۱۳ امان ۱۳۴۸ ہش بروز جمعرات بوقت پونے بارہ بجے دوپہر کالج ہال میں مکرم جناب دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت "الشہاب الثاقب (کمیونزم) کی حقیقت" کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ اہل علم و فکر حضرات تشریف لا کر استفادہ کر سکتے ہیں۔

(سیکرٹری ایسوسی ایٹس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴